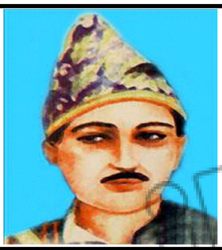

3

برسات کی بہاریں

ماخذ: کلیاتِ نظیر　　شاعر کا نام: نظیر اکبر آبادی　　ہیئت: مخمس

شاعر کا تعارف:

(U.B-K.B)

نظیر اکبر آبادی (1735ء تا 1830ء) کا اصل نام شیخ ولی محمد تھا۔ نظیر تخلص کیا کرتے تھے۔ آپ اپنے والد محمد فاروق کی تیرھویں اولاد تھے۔ باقی بارہ بچے اوپر تلے فوت ہوگئے تھے لہٰذا نظیر کی پرورش بڑی منتوں، دعاؤں اور ناز و نعم کے ساتھ ہوئی۔ والدین نے نظرِ بد سے محفوظ رکھنے کے لیے ان کے کان چھیدوا دیے تھے۔ ابھی چھوٹے ہی تھے کہ دِلّی احمد شاہ اَبدالی کے حملوں کی زد میں آگئی۔ چناں چہ نظیر اپنی والدہ اور خان دان کے ساتھ آگرہ منتقل ہوگئے۔ نظیر کی ابتدائی تعلیم اس وقت کے مشہور استاد مولوی محمد کاظم اور ملا ولی محمد کی زیرِ نگرانی ہوئی۔

نظیر ایک سادہ اور صوفی مِنش آدمی تھے۔ ان کی ساری عمر معلّمی میں بسر ہوئی۔ وہ قناعت پسند تھے اس وجہ سے درباروں سے دور رہے۔ انھوں نے لکھنؤ کے نواب سعادت علی خان اور بھرت پور کے رئیسوں کی دعوت بھی ٹھکرا دی۔ آخری عمر میں فالج کے عارضے میں مبتلا ہوئے۔ اور یہی مرض ان کی موت کا سبب بھی بنا۔ نظیر نے پچانوے برس کی عمر پائی۔

نظیر اکبر آبادی بڑے زندہ دل، سیر تماشے کے شوقین اور لوگوں میں گُھل مل کر رہنے والے انسان تھے۔ ہر طرح کے میلوں ٹھیلوں، تماشوں اور عُرس، تہواروں میں بڑے شوق سے شرکت کرتے تھے۔ وہ اردو، فارسی، عربی اور پنجابی کے علاوہ ہندوستان کی بیشتر زبانوں میں مہارت رکھتے تھے۔ اس کا ثبوت ان کی شاعری میں بھی ملتا ہے۔ فطری طور پر موزوں طبع تھے۔ انھوں نے بہت چھوٹی عمر سے ہی شاعری شروع کر دی تھی۔ انھوں نے اپنے زمانے کی مُروّجہ روایت سے بغاوت کرتے ہوئے غزل کی بجائے نظم کی طرف توجہ کی اور اپنی نظم کو عوام کے نچلے طبقوں کے جذبات، مسائل اور مشاغل کا ترجمان بنایا۔ ان کی شاعری کے تمام موضوعات عوامی اور مقامی ہیں اور ان موضوعات میں بڑی رَنگا رنگی، وُسعت اور تنوّع ہے۔ وہ جس موضوع پر قلم اٹھاتے ہیں ایک سماں باندھ دیتے ہیں۔ نظیر جیسی رنگارنگی اور بُوقلمونی اردو کے کسی اور شاعر کے ہاں کم ہی ملتی ہے۔

نظیر اپنا کلام خود سنبھال کر نہیں رکھتے تھے۔ ان کی وفات کے بعد ان کے شاگردوں نے بڑی تگ و دو کے بعد ان کے کلام کو یکجا کر کے ''کلیاتِ نظیر'' کی شکل میں شائع کروایا۔ ان کی یادگار یہی کلیات ہے۔ ان کی شاعری کا اکثر حصہ دستبردِ زمانہ کا شکار ہو کر ضائع ہوگیا ہے۔ پھر بھی ان کے کُلیات میں موجود اشعار اردو کے کسی بھی اہم شاعر سے کم نہیں ہیں۔

www.ilmkidunya.com

مشکل لفاظ کے معانی

(K.B)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بہاریں	خوشیاں	لہلہاہٹ	لہرانا، لہلہانا
بُوندیں	پانی کے قطرے	جھجھماہٹ	روشن
قَطرات	قطرے	گھات	موقع
مَست	مزہ، نشے میں چُور	جھڑیاں	مسلسل بارش
دھومیں	مستی، شورشرابہ	جَل تھَل	پانی سے بھرا ہوا
گلزار	باغ	سبزہ	ہریالی
حق	قدرت	بچھونے	فرش
اَبر	بادل	سیاہی	کالی گھٹا
کاہی	ہلکا سبز رنگ	مَاہ	چاند
ماہی	مچھلی	آن	شان
تیتر	ایک پرندہ	سبحان	خدا کو پاکی سے یاد کرنا

نظم کا مرکزی خیال

(U.B-A.B)

شاعر کا نام : نظیر اکبر آبادی لاہور بورڈ G-II-2014، G-II-2015، گوجرانوالہ بورڈ 2015، G-II-2013

نظم کا عنوان: برسات کی بہاریں

مرکزی خیال:۔

برسات کا موسم اپنے ساتھ رنگینی اور دِل کشی لے کر آتا ہے۔ زمین و آسمان پر مناظرِ فطرت قابلِ دید ہوتے ہیں۔ اس موسم میں ہر لمحے بدلتا انداز اللہ کی قدرت ہے، تمام مخلوقات اس کی قدرت کی مُعترف ہیں۔

www.ilmkidunya.com

نظم کا خلاصہ

(U.B-A.B)

شاعر کا نام : نظیر اکبر آبادی — لاہور بورڈ G-II-2014،G-II-2015، گوجرانوالہ بورڈ G-II-2013،2015، G-I-2017

نظم کا عنوان: برسات کی بہاریں

خلاصہ:۔

موسم برسات میں خوش گوار ہواؤں میں سبزہ جات اور باغات کے لہلہانے کے مناظر دل کش اور مسحور کن ہوتے ہیں۔ایسے میں برستی بوندوں کی رم جھم اور اہلِ زمین کے اپنے اپنے انداز میں کھیل تماشے بھی موسم برسات کی ہی رونقیں ہیں۔اس موسم میں ہوا کے کندھوں پر سوار بادل آسمان پر دھومیں مچاتے پھرتے ہیں جب کہ زمین پر ہر جگہ جل تھل ہے اور پیڑ پودے نہا کر پھر سے تر وتازہ ہو جاتے ہیں۔اللہ تعالیٰ کی قدرت سے زمین پر میدانوں اور جنگلوں میں ہر طرف سبز بچھونے بچھ جاتے ہیں۔زمین پر اگر سبزوں کی بہاریں ہیں تو آسمان پر گھنگھور گھٹاؤں کے مناظر دل کش اور قابلِ دید ہوتے ہیں۔موسمِ برسات میں چاند کی بلندی سے لے کر سمندر کی گہرائی تک ہر مخلوق بارش میں بھیگتی ہے۔اس موسم میں ہر لمحے بدلتا ہوا انداز اس بات کی شہادت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔اس کی قدرت کی یہ تمام نشانیاں پہچان کر ہر مخلوق اپنے اپنے انداز میں اسی کی حمد وثنا بیان کرتی ہے۔تیتر بھی سبحان تیری قدرت کہہ کر اللہ تعالیٰ کی عظمت و بڑائی بیان کرتے ہیں۔

اشعار کی تشریح

(U.B-A.B)

شعر1۔ لاہور بورڈ G-II-2014

ہیں اس ہوا میں کیا کیا برسات کی بہاریں
سبزوں کی لہلہاہٹ ، باغات کی بہاریں

حوالۂ شعر:۔

نظم کا عنوان : برسات کی بہاریں

شاعر کا نام : نظیر اکبر آبادی

ماخذ : کلیاتِ نظیر

مفہوم : موسمِ برسات کی خوش گوار ہوا میں سبزوں اور باغات کے مناظر دیدنی ہوتے ہیں۔

تشریح:۔

نظیر اکبر آبادی عوامی شاعر ہیں۔انھوں نے اپنے قُرب وجوار کے ماحول، رسم ورواج اور تہذیب وتمدن کو شاعری میں ڈھال کر عوام سے بھی رابطہ جوڑا ہے اور اردو نظم گوئی کے دامن کو بھی وسیع کیا ہے۔ان کی نمائندہ نظموں میں خوش حال نامہ، بنجارہ نامہ، آدمی نامہ، دیوالی، شب برات، پیسہ، روٹی اور برسات اہم ہیں۔شامل نصاب نظم میں انھوں نے برسات کے موسم کی خوش رنگیوں کو موضوع بنایا ہے۔یہ نظم مخمس کی ہیئت میں لکھی ہوئی ہے اور ترجیع بند نظم ہے۔جس میں ٹیپ کا مصرع ہے:

"کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں"

تشریح طلب شعر میں نظیر اکبر آبادی موسم برسات میں مست ہواؤں سے پیڑ پودوں کے لہلہانے کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ برسات کے موسم میں چلنے والی ہوائیں بہت خوش گوار محسوس ہوتی ہیں اور ان خوش گوار ہواؤں میں لہلہانے والے سبزوں اور خاص طور پر باغات میں پیڑ پودوں کے لہلہانے کے مناظر قابل دید ہوتے ہیں۔ بقول شاعر:

آتا ہے نظر سبزہ ہی سبزہ ہر اک جگہ
تارِ نگاہ کیا ہے زُمرد کا تار ہے

دراصل موسمِ برسات کے آغاز سے قبل شدید گرمی ہوتی ہے۔ دھوپ کی شدت سے ہر جان دار بے چین معلوم ہوتا ہے۔ پیڑ پودے مرجھانے لگتے ہیں۔ ہوا لُو میں بدل جاتی ہے جس سے زمین پر ہر طرف انسان و حیوان پریشان دکھائی دیتے ہیں۔ اس لُو میں جلنے والے نیم مرجھائے پیڑ پودے یوں نظر آتے ہیں جیسے وہ اس ماحول سے دور بھاگنے کی کوشش کر رہے ہوں۔ لیکن جب برسات کا آغاز ہوتا ہے تو ماحول میں ایک خوش گوار تبدیلی آجاتی ہے۔ ہوا خوش گوار ہو جاتی ہے اور پیڑ پودوں کی تازگی لوٹ آتی ہے۔ ہوا میں لہلہاتے پیڑ پودے خوشی سے جھومتے دکھائی دیتے ہیں باغات کی رونقیں اور بہاریں لوٹ آتی ہیں۔ ہر طرف خوش گوار ہوا کا احساس اور پیڑ پودوں پر خوشی اور بہاروں کا سماں بے شک موسمِ برسات کی وجہ سے ہی ہے۔

یہ گھٹائیں اُودی اُودی ، یہ بہار کا زمانہ
بڑا دل فریب منظر ، برسات دے رہی ہے

غرض یہ کہ شاعر نے اپنے مُنفرد اور زندگی سے بھرپور انداز میں برسات کی منظر کشی کی ہے۔

شعر 2۔

گوجرانوالہ بورڈ G-I-2013

بُوندوں کی جھجھاہٹ ، قطرات کی بہاریں
ہر بات کے تماشے ہر گھات کی بہاریں

حوالۂ شعر:۔

نظم کا عنوان : برسات کی بہاریں

شاعر کا نام : نظیر اکبر آبادی

ماخذ : کلیاتِ نظیر

مفہوم: موسمِ برسات میں برستی بُوندوں کی رِم جھم میں اہلِ زمین کے اپنے اپنے انداز میں کھیل تماشے برسات کی ہی رونقیں ہیں۔

تشریح:۔

نظیر اکبر آبادی عوامی شاعر ہیں۔ انھوں نے اپنے قُرب و جوار کے ماحول، رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کو شاعری میں ڈھال کر عوام سے بھی رابطہ جوڑا ہے اور اردو نظم گوئی کے دامن کو بھی وسیع کیا ہے۔ ان کی نمائندہ نظموں میں خوش حال نامہ، بنجارہ نامہ، آدمی نامہ، دیوالی، شب برات، پیسہ، روٹی اور برسات اہم ہیں۔ شامل نصاب نظم میں انھوں نے برسات کے موسم کی خوشی رنگیوں کو موضوع بنایا ہے یہ نظم مخمس کی ہیئت میں لکھی ہوئی ہے اور ترجیع بند نظم ہے۔ جس میں ٹیپ کا مصرع ہے:

"کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں"

تشریح طلب شعر میں نظیر اکبر آبادی موسمِ برسات میں برستی بُوندوں اور اہلِ زمین کے کھیل تماشوں کی منظر کشی کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ موسمِ برسات میں برستی بوندوں کی چمک اور بوندوں کے گرنے کی آواز بہت ہی مسحور کن ہوتی ہے۔ ایسے میں اہلِ زمین کے اپنے اپنے انداز میں کھیل تماشے اس بات

کی دلیل ہیں کہ وہ اس موسم سے کس قدر لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ دراصل موسمِ برسات سے قبل شدید گرمی ہوتی ہے۔ تیز دھوپ اور لُو کے تھپیڑوں سے زمین پر ہر جان دار کا بُرا حال ہوتا ہے۔ انسان، حیوان اور پیڑ پودے موسم میں کسی خُوش گوار تبدیلی کے مُنتظر ہوتے ہیں۔ ایسے میں جب موسمِ برسات کا آغاز ہوتا ہے تو ان کی خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا ہے۔ آسمان سے برستی بُوندوں کی چمک آنکھوں کے لیے ایک دل کش نظارہ پیش کرتی ہے تو ان کی آواز کانوں میں رسیلے سُر بکھیرتی ہے۔ ایسے خوش گوار موسم اور دل کش ماحول سے بھر پور لطف اٹھانے کے لیے انسان و حیوان کھیل تماشے کرتے ہیں اور چھوٹی چھوٹی باتوں سے لُطف اٹھاتے ہیں۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی بات اور ہر چھوٹے سے چھوٹے موقع پر بھر پُور لطف اٹھایا جانا بے شک برسات اور برستی بوندوں کی ہی بدولت ہے۔

ے یہ مینہ کے قطرے مچل رہے ہیں کہ ننھے سیّارے ڈھل رہے ہیں
اُفق سے موتی اُبل رہے ہیں گھٹائیں موتی لُٹا رہی ہیں

شعر 3۔

لاہور بورڈ G-I-2015 گوجرانوالہ بورڈ G-II-2017

بادل ہوا کے اوپر ہو مُست چھا رہے ہیں
جھڑیوں کی مستیوں سے دھومیں مچا رہے ہیں

حوالۂ شعر:۔

نظم کا عنوان : برسات کی بہاریں

شاعر کا نام : نظیؔر اکبر آبادی

ماخذ : کلیاتِ نظیؔر

مفہوم: موسمِ برسات میں ہوا کے کندھوں پر سوار بادل آسمان پر ہر طرف دھومیں مچاتے دکھائی دیتے ہیں۔

تشریح:۔

نظیؔر اکبر آبادی عوامی شاعر ہیں۔ انھوں نے اپنے قرب و جوار کے ماحول، رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کو شاعری میں ڈھال کر عوام سے بھی رابطہ جوڑا ہے اور اردو نظم گوئی کے دامن کو بھی وسیع کیا ہے۔ ان کی نمائندہ نظموں میں خوش حال نامہ، بنجارہ نامہ، آدمی نامہ، دیوالی، شب برات، بیسہ، روٹی اور برسات اہم ہیں۔ شامل نصاب نظم میں انھوں نے برسات کے موسم کی خوشی رنگیوں کو موضوع بنایا ہے یہ نظم مخمس کی ہیئت میں لکھی ہوئی ہے اور ترجیع بند نظم ہے۔ جس میں ٹیپ کا مصرع ہے:

"کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں"

تشریح طلب شعر میں نظیؔر اکبر آبادی موسمِ برسات میں آسمان پر بادلوں اور مسلسل جھڑیوں کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ برسات کے موسم میں آسمان پر بھی ایک عجب رنگ ہوتا ہے۔ آسمان بیشتر وقت بادلوں سے ڈھکا رہتا ہے۔ کئی کئی روز تک رہنے والی جھڑیوں سے ماحول میں رونقیں اور بھی بڑھ جاتی ہیں۔ لوگ موسم سے لطف اندوز ہونے کے لیے گھروں سے باہر نکلتے ہیں اور پارکوں کا رخ کرتے ہیں۔ گھروں کے اندر مزے مزے کے پکوان تیار ہوتے ہیں۔ یہ تمام خوشیاں برسات کی دین ہیں۔ دراصل موسمِ برسات سے قبل شدید گرمی نے اہل زمین کا جینا دُوبھر کیا ہوتا ہے۔ ہر جان دار بے چین اور پریشان دکھائی دیتا ہے جس کی وجہ سے ہر کوئی موسم میں خوش گوار تبدیلی کا منتظر ہوتا ہے۔ ایسے میں جب آسمان پر بادل آتے ہیں، جھڑیاں لگتی ہیں اور وقفے وقفے سے بارشیں ہوتی ہیں تو اہلِ زمین کی خوشیوں کا کوئی ٹھکانہ نہیں رہتا ہے۔ بقول شاعر:

ے آسماں پر چھا رہے ہیں بادل
اور زمین پر ہے جل تھل

اہلِ زمین خوش ہوتے ہیں، جھومتے اور ناچتے ہیں۔ ان کی خوشی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ انھیں گردونواح میں ہر چیز جھومتی اور ناچتی دکھائی دیتی ہے۔ اس لیے آسمان پر بادلوں کا آنا جانا بھی انھیں یوں محسوس ہوتا ہے جیسے بادل بھی ان کی خوشی میں ناچ رہے ہوں اور مستی میں جھوم رہے ہوں۔ بادل اس مستی میں اس قدر محو ہو جاتے ہیں کہ جانے کا نام ہی نہیں لیتے ہیں یعنی مسلسل ٹھہرے رہتے ہیں اور جھڑیاں لگا دیتے ہیں۔ زمین کے ساتھ ساتھ آسمان پر بھی بادلوں اور جھڑیوں کی یہ رونقیں اور بہاریں بے شک برسات کی ہی وجہ سے ہیں۔ بقولِ شاعر:

ے یہ گھٹائیں اُودی اُودی ، یہ بہار کا زمانہ
بڑا دل فریب منظر ، برسات دے رہی ہے

شعر4۔ لاہور بورڈ G-I,II-2015,G-II-2013

پڑتے ہیں پانی ہر جا جل تھل بنا رہے ہیں
گلزار بھیگتے ہیں سبزے نہا رہے ہیں

حوالۂ شعر:۔

نظم کا عنوان : برسات کی بہاریں

شاعر کا نام : نظیر اکبر آبادی

ماخذ : کلیاتِ نظیر

مفہوم: موسمِ برسات میں ہر جگہ جل تھل نظر آتی ہے اور گرمی سے جھلسے پیڑ پودے اپنی پیاس بجھا کر تروتازہ دکھائی دینے لگتے ہیں۔

تشریح:۔

نظیر اکبر آبادی عوامی شاعر ہیں۔ انھوں نے اپنے قرب و جوار کے ماحول، رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کو شاعری میں ڈھال کر عوام سے بھی رابطہ جوڑا ہے اور اردو نظم گوئی کے دامن کو بھی وسیع کیا ہے۔ ان کی نمائندہ نظموں میں خوش حال نامہ، بنجارہ نامہ، آدمی نامہ، دیوالی، شب برات، بیسہ، روٹی اور برسات اہم ہیں۔ شامل نصاب نظم میں انھوں نے برسات کے موسم کی خوشی رنگیوں کو موضوع بنایا ہے یہ نظم مخمس کی ہیئت میں لکھی ہوئی ہے اور ترجیع بند نظم ہے۔ جس میں ٹیپ کا مصرع ہے:

"کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں"

تشریح طلب شعر میں نظیر اکبر آبادی موسمِ برسات میں ہر طرف جل تھل اور پیڑ پودوں کے بھیگنے کی منظر کشی کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ برسات کے موسم میں مسلسل ہونے والی بارشوں کی وجہ سے ہر طرف جل تھل نظر آتی ہے۔ جس کا ایک مطلب تو یہ ہے کہ برسات میں بارشیں اس قدر ہوتی ہیں کہ ہر طرف پانی ہی پانی ہو جاتا ہے اور دوسرا یہ کہ گرمی کی شدت سے سوکھی ہوئی زمین کی پیاس پوری طرح بجھ جاتی ہے۔ وہ مزید پانی اپنے اندر جذب نہیں کرتی جس کی وجہ سے ہر جگہ پانی ہی پانی ہو جاتا ہے۔ مسلسل بارشوں کی وجہ سے مرجھائے پیڑ پودے بھی اپنی پیاس بجھاتے ہیں اور بارشوں میں بھیگتے اور نہاتے ہیں۔ جس سے گرد سے اَٹے ان کے پتے، ڈالیاں اور پھول صاف ستھرے ہو کر تروتازہ دکھائی دینے لگتے ہیں اور گلزاروں میں رونقیں پھر سے لوٹ آتی ہیں۔ مطلب یہ کہ موسم برسات کی وجہ سے سوکھی زمین اور مرجھائے پیڑ پودوں پر تازگی اور زندگی پھر سے لوٹ آتی ہے اور وہ پھر سے بارونق ہو جاتے ہیں۔ بقولِ شاعر:

ے کیسی ہے لہلہاہٹ برسات کے دنوں میں
سبزے کی ایک چادر ہر سُو بچھی ہوئی ہے

www.ilmkidunya.com

شعر نمبر 5۔ گوجرانوالہ بورڈ G-II-2015، لاہور بورڈ G-I-2017

ہر جا بچھا رہا ہے سبزہ ہرے بچھونے
قدرت کے بچھ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے

حوالۂ شعر:۔

نظم کا عنوان : برسات کی بہاریں

شاعر کا نام : نظیر اکبر آبادی

ماخذ : کلیاتِ نظیر

مفہوم: موسمِ برسات میں ہر طرف سبزہ اُگ آنے سے زمین پر سبز بستر بچھے ہونے کا گمان ہوتا ہے۔

تشریح:۔

نظیر اکبر آبادی عوامی شاعر ہیں۔انھوں نے اپنے قُرب وجوار کے ماحول، رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کو شاعری میں ڈھال کر عوام سے بھی رابطہ جوڑا ہے اور اردو نظم گوئی کے دامن کو بھی وسیع کیا ہے۔ان کی نمائندہ نظموں میں خوش حال نامہ، بنجارہ نامہ، آدمی نامہ، دیوالی، شب برات، بیسہ، روٹی اور برسات اہم ہیں۔شامل نصاب نظم میں انھوں نے برسات کے موسم کی خوشی رنگیوں کو موضوع بنایا ہے یہ نظم مخمس کی ہیئت میں لکھی ہوئی ہے اور ترجیع بند نظم ہے۔جس میں ٹیپ کا مصرع ہے:

"کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں"

تشریح طلب شعر میں نظیر اکبر آبادی موسمِ برسات میں زمین پر اُگنے والے سبزے کی مَنظر کشی کرتے ہیں۔وہ کہتے ہیں کہ برسات کے موسم میں زمین پر اس قدر سبزہ اُگتا ہے اور ہریالی ہو جاتی ہے کہ چاروں طرف سبز بستر بچھے ہونے کا گمان ہونے لگتا ہے۔بقول شاعر:

؎ کھا کھا کے اوس اور بھی سبزہ ہرا ہوا
تھا موتیوں سے دامنِ صحرا بھرا ہوا

دراصل برسات کے موسم سے قبل گرمی اور شدید دھوپ کی وجہ سے زمین سوکھ جاتی ہے۔گھاس اور چھوٹے پودے بالکل ختم ہو جاتے ہیں۔جس کی وجہ سے زمین چٹیل میدان کا منظر پیش کرنے لگتی ہے۔بڑے درخت اور پیڑ بھی لُو سے جھلسے ہوئے اور مُرجھائے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔لیکن جب برسات کا آغاز ہوتا ہے تو مُردہ زمین پھر سے زندہ ہونے لگتی ہے۔زمین پر نباتات اُگنا شروع ہو جاتے ہیں اور اس بہتات سے اُگتی ہیں کہ ہر طرف سبزہ ہی سبزہ دکھائی دیتا ہے۔یوں لگتا ہے جیسے زمین پر کسی نے چاروں طرف سبز قالین بچھا دیے ہوں۔زمین پر ہر طرف سبزوں کی رونقیں اور بہاریں اللہ ہی کی قدرت ہے۔بے شک اللہ بہت بڑا کارساز ہے۔وہ جب چاہتا ہے مردہ زمین اور مردہ پیڑ پودوں میں زندگی لوٹا کر رونقیں پھر سے بحال کر دیتا ہے۔

؎ کیسی ہے لہلہاہٹ برسات کے دنوں میں
سبزے کی ایک چادر ہر سُو بچھی ہوئی ہے

www.ilmkidunya.com

شعر 6۔ لاہور بورڈ G-I-2017

جنگلوں میں ہو رہے ہیں پیدا ہرے بچھونے
بچھوا دیے ہیں حق نے کیا کیا ہرے بچھونے

حوالۂ شعر:۔

نظم کا عنوان : برسات کی بہاریں

شاعر کا نام : نظیر اکبرآبادی

ماخذ : کلیاتِ نظیر

مفہوم: موسمِ برسات میں جنگلوں اور میدانوں میں ہر طرف سبزے کے قدرتی مناظر دل کش اور قابلِ دید ہوتے ہیں۔

تشریح:۔

نظیر اکبر آبادی عوامی شاعر ہیں۔انھوں نے اپنے قُرب وجَوار کے ماحول، رسم و رواج اور تہذیب وتمدن کو شاعری میں ڈھال کر عوام سے بھی رابطہ جوڑا ہے اور اردو نظم گوئی کے دامن کو بھی وسیع کیا ہے۔ان کی نمائندہ نظموں میں خوش حال نامہ، بنجارہ نامہ، آدمی نامہ، دیوالی، شب برات، پیسہ، روٹی اور برسات اہم ہیں۔شامل نصاب نظم میں انھوں نے برسات کے موسم کی خوشی رنگیوں کو موضوع بنایا ہے یہ نظم مخمس کی ہیئت میں لکھی ہوئی ہے اور ترجیع بند نظم ہے۔جس میں ٹیپ کا مصرع ہے:

''کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں''

تشریح طلب شعر گذشتہ شعر سے پیوستہ ہے۔شاعر نے برسات کے موسم میں زمین پر اگی ہوئی سبز گھاس کو ہرے بچھونے کہا ہے۔وہ کہتے ہیں کہ برسات کے موسم میں جنگلوں کی رونقیں بھی بحال ہو جاتی ہیں۔ نئے پودے اگ آتے ہیں جس کی وجہ سے جنگلوں میں پھر سے ہریالی ہو جاتی ہے۔دراصل برسات سے قبل گرمی اور شدید دھوپ ہوتی ہے۔دھوپ کی شدت کا اندازہ اس بات سے ہوتا ہے کہ جنگلوں میں بھی پیڑ پودے مُرجھانا شروع ہو جاتے ہیں جس سے یہاں کی رونقیں ماند پڑ جاتی ہیں لیکن برسات کا آغاز ہوتے ہی تمام مناظر برعکس ہو جاتے ہیں۔میدانوں اور جنگلوں میں ہر طرف گھاس اور نئے پودے اُگ آتے ہیں۔جس سے موسم صحت آفریں ہو جاتا ہے۔بقول شاعر:

یہ سرد شبنمی ہوا یہ صحت آفریں سماں
یہ فرش سبز گھاس کا یہ دل فریب آسماں

جنگلوں میں پرندوں کی چہک اور پودوں کی لہک لوٹ آتی ہے۔ ہر طرف سبزے کا راج ہو جاتا ہے۔یوں لگتا ہے جیسے جنگلوں میں بھی کسی نے سبز قالین بچھا دیے ہیں۔موسمِ برسات میں ہر طرف سبزے کی رونقیں اور بہاریں اللہ ہی کی قدرت ہے۔بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔وہ جب چاہتا ہے مردہ نباتات میں زندگی اور رونقیں لوٹا دیتا ہے۔اور چاروں طرف خشک زمین کی جگہ ہریالی پھیلا دیتا ہے۔اسی ہریالی سے ہوائیں بھی جھومتی ہیں۔بقول شاعر:

؎ بچھا فرش زُمّرد اہتمامِ سبزہ تر میں
چلی مستانہ وَش بادِ صبا عَنبر فِشاں ہو کر

www.ilmkidunya.com

شعر 7۔
گوجرانوالہ بورڈ G-II-2013

سبزوں کی لہلہاہٹ ، کچھ ابر کی سیاہی
اور چھا رہی گھٹائیں سرخ اور سفید کاہی

حوالہ شعر:۔

نظم کا عنوان : برسات کی بہاریں

شاعر کا نام : نظیر اکبرآبادی

ماخذ : کلیاتِ نظیر

مفہوم: موسمِ برسات میں زمین پر سبزوں اور آسمان پر بادلوں اور گھٹاؤں کے مناظر دل کش اور دیدنی ہوتے ہیں۔

تشریح:۔

نظیر اکبرآبادی عوامی شاعر ہیں۔ انھوں نے اپنے قُرب وجَوار کے ماحول، رسم ورواج اور تہذیب وتمدن کو شاعری میں ڈھال کر عوام سے بھی رابطہ جوڑا ہے اور اردو نظم گوئی کے دامن کو بھی وسیع کیا ہے۔ ان کی نمائندہ نظموں میں خوش حال نامہ، بنجارہ نامہ، آدمی نامہ، دیوالی، شب برات، بیسہ، روٹی اور برسات اہم ہیں۔ شامل نصاب نظم میں انھوں نے برسات کے موسم کی خوشی رنگیوں کو موضوع بنایا ہے یہ نظم مخمس کی ہیئت میں لکھی ہوئی ہے اور ترجیح بند نظم ہے۔ جس میں ٹیپ کا مصرع ہے:

''کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں''

تشریح طلب شعر میں نظیر اکبرآبادی موسمِ برسات میں زمین وآسمان کی مَنظر کشی کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ برسات کے موسم میں زمین پر سبزوں کی بہاریں ہیں تو آسمان پر بادلوں اور گھٹاؤں کے مناظر دل فریب اور دل کش ہوتے ہیں۔ برسات کا موسم بھی عجب رنگینیاں اور دلکشیاں رکھتا ہے۔ مسلسل بارشوں کی وجہ سے مردہ زمین پھر سے زندہ ہو جاتی ہے۔ گھاس اور پودے اُگتے ہیں اور ہر طرف ہریالی ہی ہریالی نظر آتی ہے۔ خوش گوار ہوائیں چلنے لگتی ہیں اور ان ہواؤں میں پیڑ پودے لہلہاتے ہیں۔ گھنے سیاہ بادلوں کے سائے میں لہلہاتے پیڑ پودوں کے مناظر قابل دید ہوتے ہیں۔ یہ نظارے آنکھوں کو تراوت اور راحت بخشتے ہیں۔ بقول شاعر:

اک شور ہے آساں پہ برپا برسات کا بج رہا ہے ڈھنکا
اور پیچھے ہیں دَل کے دَل ہوا کے ہے ابر کی موج آگے آگے

زمین پر ایسی رونقیں اور بہاریں بلاشبہ موسم برسات کی ہی بدولت ہیں۔ آسمان پر بھی اسی طرح کی بہاریں دکھائی دیتی ہیں۔ ہواؤں پر سوار بادل آتے جاتے ہیں۔ اُودی اُودی اور گھنگھور گھٹائیں چھا جاتی ہیں۔ بادلوں میں گرج چمک ہوتی ہے۔ جس سے آسمان پر بھی ایک عجب بہار کا احساس ہوتا ہے۔ زمین وآسمان پر ایسے دل کش نظارے یقیناً برسات کے موسم کی ہی بدولت ہیں۔

ے گھنگھور گھٹائیں چھا رہی ہیں
برکھا کی ہوائیں آ رہی ہیں

www.ilmkidunya.com

شعر 8۔
لاہور بورڈ G-II-2015, G-I-2014 گوجرانوالہ بورڈ G-II-2017, G-I-2014

سب بھیگتے ہیں گھر گھر لے ماہ تا بہ ماہی
یہ رنگ کون رنگے تیرے سوا الٰہی!

حوالۂ شعر:۔

نظم کا عنوان : برسات کی بہاریں

شاعر کا نام : نظیر اکبر آبادی

ماخذ : کلیاتِ نظیر

مفہوم : موسمِ برسات میں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے چاند کی بلندی سے لے کر سمندر کی گہرائیوں تک، تمام مخلوقات پر بارش ہوتی ہے۔

تشریح:۔

نظیر اکبر آبادی عوامی شاعر ہیں۔ انھوں نے اپنے قُرب وجَوار کے ماحول، رسم ورواج اور تہذیب وتمدن کو شاعری میں ڈھال کر عوام سے بھی رابطہ جوڑا ہے اور اردو نظم گوئی کے دامن کو بھی وسیع کیا ہے۔ ان کی نمائندہ نظموں میں خوش حال نامہ، بنجارہ نامہ، آدمی نامہ، دیوالی، شب برات، پیسہ، روٹی اور برسات اہم ہیں۔ شامل نصاب نظم میں انھوں نے برسات کے موسم کی خوش رنگیوں کو موضوع بنایا ہے یہ نظم مخمس کی ہیئت میں لکھی ہوئی ہے اور ترجیع بند نظم ہے۔ جس میں ٹیپ کا مِصرع ہے:

"کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں"

تشریح طلب شعر میں نظیر اکبر آبادی موسمِ برسات میں بارشوں کی بہتات اور اس موسم میں اللہ کی قدرت کے کرشموں کے بارے میں بیان کرتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ اس موسم میں اس قدر بارشیں ہوتی ہیں کہ زمین پر اور فضا میں ہر چیز بارش میں بھیگتی اور نہاتی ہے۔ میدانوں، جنگلوں، پہاڑوں، صحراؤں اور سمندروں پر، غرض ہر جگہ بارشیں ہوتی ہیں اور تمام مخلوقات ان بارشوں میں لطف اندوز ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ چاند کی بلندی سے لے کر سمندر کی گہرائی تک کوئی مخلوق ایسی نہیں ہے کہ جس پر بارش نہ ہوتی ہو اور وہ بارش میں نہ بھیگتی ہو ہر طرف پانی پانی ہی ہوتا ہے۔ بقول شاعر:

؎ پانی کھیتوں میں ، پانی گلشن میں
پانی چھت پر ہے ، پانی آنگن میں

بے شک یہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہی ہے کہ موسمِ برسات میں طرح طرح کے مناظر اور رنگ دکھائی دیتے ہیں۔ زمین ہو یا آسمان، ہر طرف رونقیں ہی رونقیں اور بہاریں ہی بہاریں دکھائی دیتی ہیں۔ زمین پر سبزوں کے انداز اور رنگ نرالے ہیں تو آسمان پر بادلوں اور گھٹاؤں کے انداز اور رنگ دل موہ لیتے ہیں۔ بے شک اللہ کے سوا کوئی اور ایسی قدرت والا نہیں۔ بقول شاعر:

؎ ہوا چھائے ، گھٹا اُٹھے ، فضا بدلے ، بہار آئے
کرشمہ سازیاں ہیں دستِ قدرت کی یہ ساون میں

www.ilmkidunya.com

شعر 9۔

لاہور بورڈ G-I-2013 گوجرانوالہ بورڈ 2016، G-I-2014 G-I

کیا کیا رکھے ہے یا رب ، سامان تیری قدرت
بدلے ہے رنگ کیا کیا ہر آن تیری قدرت

حوالۂ شعر:۔

نظم کا عنوان : برسات کی بہاریں

شاعر کا نام : نظیر اکبر آبادی

ماخذ : کلیاتِ نظیر

مفہوم: اے اللہ تعالیٰ! ہر لمحے بدلتا انداز اس بات کی شہادت ہے کہ تیری قدرت کا دائرہ کار بہت وسیع ہے۔

تشریح:۔

نظیر اکبر آبادی عوامی شاعر ہیں۔انھوں نے اپنے قُرب وجَوار کے ماحول، رسم ورواج اور تہذیب وتمدن کو شاعری میں ڈھال کر عوام سے بھی رابطہ جوڑا ہے اور اردو نظم گوئی کے دَامن کو بھی وسیع کیا ہے۔ان کی نمائندہ نظموں میں خوش حال نامہ، بنجارہ نامہ، آدمی نامہ، دیوالی، شب برات، پیسہ، روٹی اور برسات اہم ہیں۔شامل نصاب نظم میں انھوں نے برسات کے موسم کی خوش رنگیوں کو موضوع بنایا ہے یہ نظم مخمس کی ہیئت میں لکھی ہوئی ہے اور ترجیح بند نظم ہے۔جس میں ٹیپ کا مصرع ہے:

''کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں''

تشریح طلب شعر میں نظیر اکبر آبادی اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ موسمِ برسات میں ہر لمحے موسم کروٹ لیتا ہے اور ہر لمحے قدرت کے مختلف انداز اور رنگ دکھائی دیتے ہیں۔کبھی دھوپ ہوتی ہے تو کبھی چھاؤں۔کبھی بارش ہونے لگتی ہے تو کبھی سورج آنکھیں دکھاتا ہے۔کبھی حَبس کا راج ہوتا ہے تو کبھی موسم خوش گوار ہو جاتا ہے۔کبھی بادلوں کا تاریک شامیانہ تن جاتا ہے تو کبھی آسمان بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ یہ سب انداز اور رنگ برسات ہی کے ہیں۔برسات میں زمین پر خشکی وتری کا فرق مٹ جاتا ہے آسماں پر قوسِ قزح رنگ بکھیرتی ہے۔اختر شیرانی نے کیا خوب منظر پیش کیا ہے۔بقول شاعر:

؎ نہیں ہے کچھ فرق بحر وبَر میں ، کھنچا ہے نقشہ یہی نظر میں
کہ ساری دنیا ہے اک سمندر ، بہاریں جس میں نہار ہی ہیں

کہنے کو موسمِ برسات ایک ہی موسم کا نام ہے لیکن اس کے اندر بھی کئی موسم اور انداز پنہاں ہوتے ہیں۔ بے شک یہ سب سامان اللہ ہی کی قدرت کا نتیجہ ہے۔اگرچہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔وہ جب چاہے اور جیسا چاہے، اسی وقت ہو جاتا ہے۔لیکن موسمِ برسات میں اس طرح کی کرشمہ سازیاں خاص طور پر اسی موسم کی ہی خاصیت ہے۔اللہ تعالیٰ اس موسم میں جگہ جگہ اور لحہ بہ لحہ اپنی قدرت کی نشانیاں ظاہر کرتا ہے۔بے شک اللہ کے سوا ایسی قدرت والا کوئی اور نہیں ہے۔

؎ ہوا چھائے ، گھٹا اُٹھے ، فضا بدلے ، بہار آئے
کرشمہ سازیاں ہیں دستِ قدرت کی یہ ساون میں

www.ilmkidunya.com

شعر 10۔

لاہور بورڈ G-I-2013

سب مست ہو رہے ہیں پہچان تیری قدرت
تیتر پکارتے ہیں سبحان تیری قدرت

حوالۂ شعر:۔

نظم کا عنوان : برسات کی بہاریں

شاعر کا نام : نظیر اکبر آبادی

ماخذ : کلیاتِ نظیر

مفہوم: اے اللہ تعالیٰ! موسمِ برسات میں تیری قدرت کی نشانیاں ہر جا جلوہ گر ہیں اور مخلوقات اپنی اپنی بولیوں میں تیری حمد و ثنا میں مگن ہیں۔

تشریح:۔

نظیر اکبر آبادی عوامی شاعر ہیں۔ انھوں نے اپنے قرب و جوار کے ماحول، رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کو شاعری میں ڈھال کر عوام سے بھی رابطہ جوڑا ہے اور اردو نظم گوئی کے دامن کو بھی وسیع کیا ہے۔ ان کی نمائندہ نظموں میں خوش حال نامہ، بنجارہ نامہ، آدمی نامہ، دیوالی، شب برات، پیسہ، روٹی اور برسات اہم ہیں۔ شامل نصاب نظم میں انھوں نے برسات کے موسم کی خوش رنگیوں کو موضوع بنایا ہے یہ نظم مخمس کی ہیئت میں لکھی ہوئی ہے اور ترجیع بند نظم ہے۔ جس میں ٹیپ کا مصرع ہے:

''کیا کیا مچی ہیں یارو برسات کی بہاریں''

تشریح طلب شعر میں نظیر اکبر آبادی اللہ تعالیٰ کی تعریف بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ موسمِ برسات میں اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہر جگہ اور لمحہ بہ لمحہ ظاہر ہوتی ہیں۔ جس کے بعد تمام مخلوقات اللہ کی تعریف اور حمد و ثنا بیان کرتی ہیں خواہ چرند ہوں خواہ پرند، چوپائے ہوں یا حشرات الارض یا آبی مخلوقات، تمام اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے اور اس کی بڑائی بیان کرنے میں مصروف ہیں۔ شاعر کہتا ہے:

؎ سبحان رَبنا کی صَدا تھی علی العموم
جاری تھے وہ جو ان کی عبادت کے تھے رسوم

اس موسم میں پانی سے بخارات کا اڑنا، بخارات سے بادلوں کا بننا، بادلوں سے بارش ہونا اور بارشوں سے مردہ زمین اور مردہ نباتات کا پھر سے زندہ ہونا، شدید گرمی کے بعد موسم کا کروٹ لینا اور اہلِ زمین میں خوشی کی لہر دوڑ جانا، بلاشبہ یہ سب اللہ تعالیٰ کی قدرت کی نشانیاں ہیں اور موسمِ برسات کا خاصہ ہیں۔ قدرت کی ان نشانیوں کو پہچان کر بادل اور گھٹائیں اگر آسمان پر مستی میں جھومتے ہیں تو زمین پر انسان و حیوان اور چرند پرند پر مستی اور وجد کی کیفیت طاری ہوتی ہے۔ بقول شاعر:

؎ چمن میں چھیڑتی ہے کس مزے سے غنچۂ گل کو
مگر موج صبا کی پاک دامانی نہیں جاتی

اس موسم میں اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہر جگہ اور ہر لمحہ عیاں ہوتی ہیں اور اللہ تعالیٰ کے خالق و مالک اور قادرِ مطلق ہونے کی شہادت دیتی ہیں۔ اس لیے سب ان نشانیوں کو پہچانتے ہیں، اللہ کی قدرت پر ایمان لاتے ہیں اور اس کی تعریف اور حمد و ثنا میں محو ہو جاتے ہیں۔ عبادت اور ذکر میں ان کو اس قدر لطف آتا ہے کہ ان پر وجد کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔ تیتر بھی حمد و ثنا بیان کرنے میں کسی مخلوق سے پیچھے نہیں ہیں۔ وہ بھی ''سبحان تیری قدرت'' کے ورد سے اللہ

www.ilmkidunya.com

تعالیٰ کی پاکی اور اس کی حمد و ثنا بیان کرتے ہیں۔ مطلب یہ کہ موسمِ برسات میں ہر مخلوق اپنے اپنے انداز میں یادِ الٰہی میں مشغول دکھائی دیتی ہے۔
بقول شاعر:

کیا پھولوں نے شبنم سے وضو گلستاں میں
صدائے نغمۂ بلبل اٹھی بانگِ اذاں ہو کر

نوبت ہے صدائے قمریاں کی
تیاری ہے باغ میں اذاں کی

غرض یہ کہ شاعر نے ایسی خوب صورتی سے موسم برسات کی دل کشیوں اور رنگینیوں کو شعروں کے سانچے میں ڈھالا ہے کہ قاری بلا اختیار واہ واہ کہ اٹھتا ہے۔
نظیر نے موسم برسات کی ایسی عُمدہ منظر کشی کی ہے کہ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے وہ کیمرے کی سی آنکھ بن کر تمام مناظر کو زندہ اور مُتحرک کر کے قاری کے سامنے پیش کر رہے ہیں۔ نظیر اکبر آبادی کی شاعری کے متعلق ڈاکٹر صادق لکھتے ہیں:

''نظیر کی شاعری کی ایک دل آویز خصوصیت قدرتی مناظر کی تصویر کشی ہے۔ ان میں بیشتر موسم برسات کے متعلق ہیں۔ یہ بات دُرست ہے کہ ان کے ہاں مناظر، برسات اور بادل وغیرہ انسانی جذبات کو ابھارنے میں مہمیز کا کام کرتے ہیں۔''

مشقی سوالات

(U.B-A.B)

سوال نمبر ۱ سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(الف): پہلے بند میں کون سے قافیے استعمال ہوئے ہیں؟

جواب: **پہلے بند کے قافیے**

برسات، باغات، قطرات اور گھات

(ب): تیسرے بند میں موجود ردیف کی نشاندہی کریں۔

جواب: **تیسرے بند کی ردیف**

تیسرے بند میں ''ہرے بچھونے'' ردیف ہے۔

(ج) چوتھے بند میں کون سا لفظ بطور ردیف استعمال ہوا ہے؟

جواب: **چوتھے بند کی ردیف**

چوتھے بند میں قافیے ہیں لیکن کوئی لفظ بطور ردیف استعمال نہیں ہوا ہے۔

(د): تیتر اللہ تعالیٰ کی عظمت کیسے بیان کرتے ہیں؟ لاہور بورڈ G-I-2016، G-II-2015

جواب: **تیتر کا اللہ کی عظمت بیان کرنا**

تیتر اللہ تعالیٰ کی عظمت ''سبحان تیری قدرت'' کہہ کر بیان کرتے ہیں۔

(ہ: گل زار کے بھیگنے اور سبزے کے نہانے سے کیا مراد ہے؟

جواب: **گل زار کا بھیگنا اور سبزے کا نہانا**

گُل زار کے بھیگنے اور سبزے کے نہانے سے یہ مراد ہے کہ گرمی کی شدت سے جُھلسے اور گرد سے اَٹے پیڑ پودے موسمِ برسات میں اپنی پیاس بجھا کر اور نہا کر دوبارہ تر و تازہ دکھائی دینے لگتے ہیں۔

(و): ’’قدرت کے بچھ رہے ہیں ہر جا ہرے بچھونے‘‘ سے شاعر کی کیا مراد ہے؟ گوجرانوالہ بورڈ G-II-2017

جواب: **مصرع کا مفہوم**

اس سے شاعر کی مراد یہ ہے کہ موسمِ برسات میں اللہ تعالیٰ کی قدرت سے ہر جگہ سبزہ ہی سبزہ اُگ آتا ہے۔ جسے دیکھ کر زمین پر ہر طرف سبز بستر بچھے ہونے کا گمان ہوتا ہے۔

(ز): ’’ٹیپ کا مصرع‘‘ کسے کہتے ہیں؟

جواب: **ٹیپ کا مصرع**

کسی نظم کے ہر بند میں اگر ایک ہی مصرع بار بار دہرایا جائے تو اسے ’’ٹیپ کا مصرع‘‘ کہتے ہیں۔

(ح): نظم ’’برسات کی بہاریں‘‘ ہیئت کے اعتبار سے کیا ہے؟

جواب: **نظم کی ہیئت**

نظم ’’برسات کی بہاریں‘‘ اپنی ہیئت کو اعتبار سے مخمس ترجیح بند ہے۔

(ط): نظم کی ہیئت ’مخمس‘ سے کیا مراد ہے؟

جواب: **مخمس سے مراد**

ایسی نظم جس کے ہر بند میں مصرعوں کی تعداد پانچ ہو، مخمس کہلاتی ہے۔

(ک): تشبیہ کی تعریف لکھیں اور مثالیں دیں۔

جواب: **تشبیہ کی تعریف**

کسی چیز کو کسی خاص وصف کی وجہ سے کسی دوسری چیز کی مانند قرار دینا، تشبیہ کہلاتا ہے۔

مثالیں:

(i) اس کے دانت موتیوں کی طرح سفید ہیں۔
(ii) اس کے لب پھول کی طرح نازک ہیں۔
(iii) اس کا دل پتھر کی طرح سخت ہے۔ وغیرہ وغیرہ

سوال نمبر ۲ اعراب لگائیں۔

بَرَسات لَہلَہاہَٹ گُلزار سُجان جَھمجھماہَٹ

سوال نمبر ۳ مذکر اور مؤنث الفاظ کی نشاندہی کریں۔

مذکر: بادل، سبزہ، گلزار، رنگ، تیتر،

مؤنث: ہوا، بہار، برسات، قدرت، گھٹا

سوال نمبر ۵ جس نظم کے ہر بند میں ایک ہی مصرع بار بار دہرایا جائے اسے ’’ٹیپ کا مصرع‘‘ کہتے ہیں اس نظم میں ٹیپ کے مصرع کی نشاندہی کریں۔

جواب: اس نظم میں ٹیپ کا مصرع یہ ہے:

ع کیا کیا مچی ہیں یارو! برسات کی بہاریں

www.ilmkidunya.com

کثیر الانتخابی سوالات

(U.B-A.B)

1۔ نظیر اکبر آبادی کا سنہ پیدائش ہے:
(A) ۱۷۳۵ء (B) ۱۸۳۲ء (C) ۱۷۶۴ء (D) ۱۸۴۶ء

2۔ نظیر اکبر آبادی کا سنہ وفات ہے: گوجرانوالہ بورڈ G-I-2015
(A) ۱۷۲۵ء (B) ۱۸۱۰ء (C) ۱۸۳۰ء (D) ۱۸۴۶ء

3۔ نظیر اکبر آبادی کا اصل نام ہے:
(A) ولی محمد (B) کرم محمد (C) محمد علی (D) میر علی متقی

4۔ نظیر نے اپنی عمر کا زیادہ حصہ گزارا:
(A) لکھنؤ میں (B) دلی میں (C) حیدر آباد میں (D) اکبر آباد میں

5۔ احمد شاہ اَبدالی کے حملے کے وقت نظیر اپنی ماں اور نانی کو ساتھ لے کر پہنچے:
(A) لکھنؤ (B) آگرہ (C) حیدر آباد (D) اکبر آباد

6۔ کس کی ابتدائی تعلیم کے بارے میں زیادہ معلومات نہیں ملتیں؟
(A) غالبؔ (B) حالیؔ (C) نظیر اکبر آبادی (D) امیرؔ مینائی

7۔ نظیر اکبر آبادی کا مزاج تھا:
(A) صوفیانہ (B) درویشانہ (C) قلندرانہ (D) عاشقانہ

8۔ کس نے نظیر کو لکھنؤ بلوایا لیکن وہ نہ گئے:
(A) نواب کلب علی خان (B) نواب سعادت علی خان (C) نواب تقی علی خان (D) نواب یوسف علی خان

9۔ نظیر کچھ عرصہ مُعلم رہے:
(A) حیدر آباد میں (B) لکھنؤ میں (C) متھرا میں (D) آگرہ میں

10۔ نظیر آگرہ میں سترہ روپے ماہوار پر کس کے بچوں کے اَتالیق ہوئے؟
(A) نواب سعادت علی خان (B) لالہ بلاس رام (C) نواب کلب علی خان (D) مولوی سعادت علی

11۔ آخری عمر میں نظیر کس بیماری میں مبتلا ہوئے؟
(A) فالج (B) ہیضہ (C) ملیریا (D) ڈینگی

12۔ اپنے عہد کے رسم و رواج اور تہذیب و تمدن کو بڑی عمدگی کے ساتھ اپنی شاعری میں کس نے ڈھالا ہے؟
(A) نظیر اکبر آبادی نے (B) امیرؔ مینائی نے (C) حالیؔ نے (D) غالبؔ نے

13۔ نظیر کی شاعری ہے: لاہور بورڈ G-II-2014
(A) علمی (B) ثقافتی (C) عوامی (D) معاشرتی

14۔ نظیر نے عمر پائی:
(A) نوے سال (B) پچانوے سال (C) سو سال (D) ایک سو ایک سال

www.ilmkidunya.com

15۔ نظم کے ہر بند میں اگر ایک ہی مصرع بار بار دہرایا جائے، اسے کہتے ہیں:

(A) مطلع (B) ٹیپ کا مصرع (C) مقطع (D) ردیف

16۔ ہیں اس ____ میں کیا کیا برسات کی بہاریں:

(A) فضا (B) ماحول (C) ہوا (D) آسمان

17۔ ہر بات کے ____، ہر گھات کی بہاریں:

(A) کھیل (B) تماشے (C) کھیل اور تماشے (D) انداز

18۔ ''جھڑیوں کی مستیوں سے دھومیں مچا رہے ہیں'':

(A) بادل (B) ہوا (C) انسان (D) حیوان

19۔ ____ بھیگتے ہیں سبزے نہا رہے ہیں: گوجرانوالہ بورڈ G-II-2015

(A) چمن (B) گلزار (C) گلشن (D) پیڑ

20۔ کیا کیا مچی ہیں ____! برسات کی بہاریں:

(A) یارو (B) دوستو (C) بندو (D) بھائیو

21۔ بچھوا دیے ہیں ____ نے کیا کیا ہرے بچھونے:

(A) اللہ (B) قدرت (C) خالق (D) حق

22۔ ____ پکارتے ہیں سبحان تیری قدرت:

(A) بٹیر (B) تیتر (C) کبوتر (D) مور

23۔ نظم ''برسات کی بہاریں'' ہیئت کے اعتبار سے ہے: لاہور بورڈ G-I-2013

(A) مخمس (B) مسدس (C) مثلث (D) رباعی

24۔ نظم ''برسات کی بہاریں'' کا ماخذ ہے:

(A) صنم خانۂ عشق (B) مرآۃ الغیب (C) کلیاتِ نظیر (D) کلیاتِ حالی

25۔ نظم ''برسات کی بہاریں'' کے شاعر ہیں: لاہور بورڈ G-II-2013

(A) حالیؔ (B) امیرؔ مینائی (C) اقبالؒ (D) نظیرؔ اکبر آبادی

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

B	10	C	9	B	8	C	7	C	6	B	5	D	4	A	3	C	2	A	1
A	20	B	19	A	18	B	17	C	16	B	15	B	14	C	13	A	12	A	11
										D	25	C	24	A	23	B	22	D	21

www.ilmkidunya.com